"کنزالمدارس بورڈ کے نصاب کے عین مطابق"

"احیاء العلوم کے نوٹس"

"کتاب ذم الغضب والحقد والحسد"

"کتاب الجاہ والریا"

"بفضلان نظر امیر اہلسنت دامت برکاتہم عالیہ"

"علامہ عطار محمد افضل رضا عطاری"

(باب الاسلام سندھ کھوئی)

"دعوت اسلامی زندہ باد"

Date 11.2.2024 بروز اتوار م 30 رجب ۱۴۴۶ھ

الْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِین وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِالْمُرسَلِین اَمَّا بَعد فَاَعُوذُبِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیم ط بِسمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ

★ جاہ اور مال دنیا کے دو رکن (ستون) ہیں۔
★ مال سے زیادہ جاہ کی چاہت ہوتی ہے۔
★ مال کا مالک ہونے کے مقابلے میں جاہ کا مالک ہونا تین وجوہ کی بنا پر فوقیت رکھتا ہے۔

معاون سوالات

★ ریاکاری کو دور کرنے کے امور تحریر کریں۔
★ حسد اور رشک کے اسباب تحریر کریں۔
★ حب جاہ کی مذمت پر 2 احادیث مبارکہ تحریر کریں۔
★ معلومات کی کتنی اور کونسی اقسام ہیں؟
★ بزرگانِ دین کا اپنی تعریف پر ناخوش ہونے کی کیا وجہ ہے؟
★ عبادت کے ذریعے ریاکاری کی کتنی اور کون سی اقسام ہیں؟
★ اگر دوران نماز ریاکاری پر نادم ہو کر معافی کا طلبگار ہو تو نماز کا کیا حکم ہے؟
★ ریاکاری کے متعلق 2 فرامینِ مصطفیٰ ﷺ تحریر کریں۔
★ علم اور مال میں کیا فرق ہے؟
★ تکبر کی تعریف بیان کریں۔
★ حسد کا دینی اور دنیاوی ضرر کیا ہے؟
★ خوف خدا سے رونا کب ریاکاری ہے کب نہیں؟
★ لوگوں کی ضرورتوں کو پورا کرنے والا کیا امید رکھے؟
★ شہرت کے متعلق 3 اقوال بزرگانِ دین بیان کریں۔
★ عمل ظاہر کرنے کی کتنی اور کونسی صورتیں ہیں؟ صورتیں بیان کریں۔
★ حسد کی تعریف و حکم بیان کریں۔
★ انسان کی اپنے دشمن کے معاملے میں کتنی اور کون سی صورتیں ہیں؟
★ شہرت کی مذمت پر 2 احادیث مبارکہ بیان کریں۔
★ اولیاء اللہ میں سب سے زیادہ قابل رشک کون ہے؟
★ جاہ کا معنی اور اسکی حقیقت تحریر کریں۔
★ علم کے ذریعے حب جاہ کا علاج تحریر کریں.
★ ریاکاری کے کتنے اور کون سے ارکان ہیں؟
★ ریاکاری کی نیت سے شروع کی گئی نماز کا کیا حکم ہے؟

مجلس تعلیمی امور (جامعات المدینہ گرلز)

Scanned with CamScanner

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِین وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِالْمُرسَلِین اَمَّا بَعد فَاَعُوذُبِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیم ط بِسمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ

★ ذکرِ الٰہی کا حق کیا ہے؟

★ علم سیکھنے میں طالبات علم کی کیا نیت ہونی چاہئے؟

★ خوشی کی ایک قسم قابل مذمت خوشی ہے اسکی صورت تحریر کیجئے۔

★ علمائے کرام کب حسد کرتے ہیں؟

★ کمال علم اللہ عزوجل کے لئے ہے اسکی 3 وجوہات تحریر کریں۔

★ ریاکاری کی عملی دوا تحریر کریں۔

★ تکبر کی 3 علامات لکھیں۔

★ عجب کی تعریف اور آفت بیان کریں۔

★ رشک کرنا کب واجب مستحب اور مباح ہے؟

★ طالب جاہ منزلت کے کتنے اور کون سے اوصاف ہیں؟

★ عمل سے پہلے اور عمل کے دوران و بعد مرید کے لئے کیا کیا ضروری ہے؟

★ منافست کا حکم بیان کریں۔

★ معلومات کی کتنی اور اور کون سی اقسام ہیں؟ وضاحت کریں۔

★ حسد کے کتنے اور کون سے درجات ہیں؟ وضاحت کریں۔

★ مال سے زیادہ جاہ کے محبوب ہونے کی وجوہات تحریر کریں۔

★ تعریف و مذمت کے سلسلے میں لوگوں کی کتنی اور کون سی حالتیں ہیں؟

★ ریاکاری سے بچنے کے کتنے اور کون سے مراتب ہیں؟

★ حسد کے کتنے اور کون سے اسباب ہیں؟ مختصراً وضاحت کریں۔

★ کون سی چیزوں کے ذریعے ریاکاری ہوتی ہے؟

★ قابل تعریف خوشی کتنی اور کون سی ہے؟

★ گناہ چھپانے کی کتنی اور کون سی اقسام ہیں؟

★ مدح کو پسند کرنے اور مذمت کو ناپسند کرنے کے اسباب تحریر کریں۔

★ غصہ کی حقیقت بیان کیجئے؟

★ شیطان انسان پر کب غالب آتا ہے؟

★ حضرت حسن بصری کے قول کے مطابق مسلمان کی چند علامتیں بیان کریں۔

★ قوت غضب کے کتنے درجات ہیں وضاحت کیجئے؟

★ ظاہری جسم اور اعضاء پر غصے کے کونسے اثرات ظاہر ہوتے ہیں؟

مجلس تعلیمی امور (جامعات المدینہ گرلز)

Scanned with CamScanner

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِین وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِالْمُرسَلِین اَمَّا بَعد فَاَعُوذُبِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیم ط بِسمِ اللہ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ

★ ریاضت کے ذریعے غصے کو کم کرنے کا طریقہ بیان کیجئے؟

★ غصے کو قابو کرنے کے متعلق بزرگان دین کی چند واقعات بیان کیجئے؟

★ علم کے ذریعے غصے کے علاج کی کتنے طریقے ہیں؟ دو کی وضاحت؟

★ تحمل مزاجی کسے کہتے ہیں؟ نیز تحمل مزاجی کی فضیلت پر دو احادیث بیان کریں؟

★ کونسے 5 کام انبیائے کرام کی سنت ہے؟

★ حضرت اشج میں کونسی خصلتیں تھی جو اللہ کو پسند تھیں؟

★ بردباری کے متعلق بزرگان دین کے 3 اقوال لکھیں؟

★ کامل مومن کی علامت بیان کریں؟

★ کینہ کے معنی اور اسکی وجہ سے پیدا ہونے والی برائیاں تحریر کریں؟

★ فتح مکہ کے موقع پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟

★ نبوت کی وہ کونسی چار صفات تھیں جو حضرت ذوالقرنین کو عطا کی گئیں؟

★ نرمی کی فضیلت پر 4 فرامین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تحریر کریں؟

★ نرمی اور سختی کے متعلق بزرگان دین کے 2 اقوال لکھیں؟

★ بدگمانی بدشگونی اور حسد سے بچنے کا طریقہ تحریر کریں؟

★ پچھلی امتوں کی بیماریاں حدیث مبارکہ کی روشنی میں بیان کریں؟

★ کونسے لوگ حساب سے 1 سال پہلے جہنم میں داخل ہوں گے؟

★ حسد کی مذمت کے متعلق کوئی حکایت بیان کریں؟

★ منافست سے کیا مراد ہے نیز اسکا حکم تحریر کریں؟

★ رشک کرنا کب واجب کب مستحب اور مباح ہوتا ہے؟

★ علماء کب حسد کرتے ہیں؟

★ حدیث مبارکہ کے مطابق 3 قسم کے جنتی کون ہیں؟

★ اولیاء اللہ میں زیادہ قابل رشک کون ہے؟ حدیث مبارکہ کی روشنی میں تحریر کریں؟

★ جاہ کا معنی بیان کرتے ہوئے حب جاہ کی مذمت پر حدیث مبارکہ لکھیں؟

★ انبیائے کرام علیہم السلام خلفائے راشدین وآئمہ دین علیہم الرضوان کی شہرت سے بڑھ کر تو وہ کسی کی شہرت نہیں پھر ان حضرات کے متعلق گمنامی کی فضیلت کیوں مروی نہیں؟

★ موجودات کی اقسام تحریر بیان کیجئے؟

★ انسان کا اپنی مرضی کے مطابق تصرف کر کے غلبہ حاصل کرنا کتنی قسموں پر منقسم ہے وضاحت کیجئے؟

مجلس تعلیمی امور (جامعات المدینہ گرلز)

Scanned with CamScanner

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِین وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِالْمُرسَلِین اَمَّا بَعد فَاَعُوذُبِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیم ط بِسمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ

★ تغیر کے معنی بیان کیجئے؟

★ کسی انسان کا اپنے استاد ' خادم دوست ' بادشاہ اور اس شخص کے دل میں جاہ و منصب چاہنا جس سے اس کا معاملہ رہتا ہے مطلقاً مباح ہے یا اسکی کوئی مخصوص صورت اور مقررہ حد ہے؟

★ مومن کن چیزوں سے خالی نہیں ہوتا؟

★ ریاکاری کی تعریف و حکم بیان کرتے ہوئے حضرت علی کے قول کے مطابق ریاکاری کی نشانیاں بیان کیجئے۔

★ ریاکاری کن صورتوں میں حرام ' مکروہ ' اور جائز ہے واضح کیجئے۔

★ ریاکاری کے کتنے ارکان ہیں بیان کیجئے۔

★ جب کسی کی نیکیوں کا چرچہ ہوتا ہے تو وہ خوش ہوتا ہے تو کیا ہر خوشی قابل مذمت ہے یا بعض قابل تعریف بھی ہیں؟

★ دل میں پیدا ہونے والی ریاکاری کے خطرات بیان کرتے ہوئے ریاکاری کو دور کرنے والے امور بیان کیجئے؟

★ واعظ کسے کہتے ہیں؟ نیز کون وعظ و نصیحت کرے اور کون نہیں؟

★ کسب افضل ہے یا ذکر الٰہی میں مشغولیت نیز علامات اخلاص بیان کیجئے۔

Scanned with CamScanner

سوال 1: ریاکاری کو دور کرنے کے امور تحریر کریں؟
جواب: ریاکاری کو دور کرنے کے لیے تین امور درکار ہیں۔

(1) اس کی آفات کی معرفت و پہچان
(2) اس سے نفرت و کراہت
(3) انکار

سوال 2: حسد اور رشک کے اسباب تحریر کریں؟
جواب: رشک کا سبب قابل رشک چیز کی محبت ہے۔ اگر اس کا تعلق دینی امور سے ہے تو رشک کا سبب اللہ عزوجل کی محبت اور اس کی اطاعت کی چاہت ہے۔ اور اگر دنیاوی امور سے ہے تو رشک کا سبب دنیا کی محبت مباح اشیاء کی محبت اور ان سے لطف اندوز ہونے کی چاہت ہے۔ اگر ہم مذموم حسد میں غور کریں تو اس کے راستے بہت زیادہ ہیں لیکن ان سب کو سات ابواب میں جمع کیا گیا۔

(1) دنیا طلبی (2) تعزز (3) تکبر (4) تعجب (5) محبوب مقاصد کے فوت ہونے کا خوف (6) حکومت کی چاہت (7) خبث باطن اور بخل نفس

سوال 3: حب جاہ کی مذمت پر 2 احادیث مبارکہ تحریر کریں؟
جواب: حب جاہ کی مذمت پر 2 احادیث مصطفے:

(1) جاہ و مال کی محبت دل میں ایسے نفاق پیدا کرتی ہے جس طرح پانی سبزی اگاتا ہے۔
(2) دو بھوکے بھیڑیے بکریوں کے ریوڑ میں اتنا نقصان نہیں کرتے جتنا جاہ و مال کی محبت ایک مسلمان کے دین میں بگاڑ پیدا کرتی ہے۔

Scanned with CamScanner

سوال ۵۶: معلومات کی کتنی اور کونسی اقسام ہیں؟
جواب: معلومات کی دو قسمیں ہیں:

(۱) متغیرات (۲) اَزلیّات

سوال ۵۷: بزرگان دین کا اپنی تعریف پہ ناخوش ہونے کی کیا وجہ ہے؟
جواب: بزرگان دین اپنی تعریف کو اس لیے ناپسند فرماتے تھے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ اس تعریف پہ خوش ہونا اللہ عزوجل کی ناراضی کا سبب نہ بن جائے۔ اور چونکہ ان کے دلوں میں یہ خیال رہتا تھا کہ اللہ عزوجل ہمارے احوال سے باخبر ہے، اس لیے وہ مخلوق کی مدح کو قابل نفرت جانتے تھے۔ کیونکہ حقیقت میں قابل تعریف وہی ہے جو اللہ عزوجل کا مقرب ہے۔ اور قابل مذمت وہ ہے جو اللہ عزوجل کی رحمت سے دور اور جسے بُروں کے ساتھ جہنم میں ڈالا جائے گا۔

سوال ۵۸: عبادت کے ذریعے ریاکاری کی کتنی اور کون سی اقسام ہیں؟
جواب: وہ چیز جس کے ذریعے ریاکاری کی جائے وہ عبادات ہیں اور "عبادات کے ذریعے ریاکاری کی دو قسمیں ہیں:

(۱) اصل عبادات کے ذریعے ریاکاری (۲) اوصاف عبادات کے ذریعے ریاکاری

سوال ۵۹: اگر دوران نماز ریاکاری پر خادم ہو کر معافی کا طلبگار ہو تو نماز کا کیا حکم ہے؟
جواب: جب عمل کی ابتداء ریاکاری سے کی جائے مثلاً ایک شخص نے نماز ریاکاری کی نیت سے شروع کی اور اسی حالت میں سلام پھیر دیا تو بالاتفاق یہ نماز شمار نہ ہوگی اور اس کی قضا لازم ہے۔
اور اگر دوران نماز اپنے ارادے پر نادم ہو کر

معافی کا طلب گار ہو اور نماز مکمل کرنے سے قبل توبہ و استغفار کرلے تو اس کی نماز کے بارے میں تین قول ہیں:

(۱) ایک گروہ کہتا ہے کہ ریاکاری کی وجہ سے اس کی نماز نہ ہوئی اسے چاہئے کہ دوبارہ پڑھے۔

(۲) ایک گروہ کے نزدیک اس پر کچھ لوٹانا واجب نہیں۔ بس دل سے استغفار کرے اور اخلاص کے ساتھ اپنی عبادت مکمل کرے کے اعتبار عمل مکمل ہونے کا کیا جاتا ہے۔
مثلاً کوئی اخلاص پر عمل کی بنیاد رکھے اور ریاکاری پر اس کا خاتمہ ہو تو یقیناً اس کا عمل برباد ہے۔

(3) ایک گروہ کے نزدیک اس پر افعال یعنی رکوع، سجود وغیرہ لوٹانا واجب ہے، تکبیر تحریمہ کے علاوہ اس کے تمام افعال فاسد ہو گئے کیونکہ تحریمہ ایک عقد ہے اور ریاکاری دل میں پیدا ہوتی ہے جو اسے ختم نہیں کر سکتی۔

سوال ۵۵: ریاکاری کے متعلق 2 فرامین مصطفی صلی اللہ علیہ والہ وسلم تحریر کریں؟

جواب: ریاکاری کی مذمت پر 2 فرامین مصطفی:

(۱) جس عمل میں ذرہ بھر ریا ہو اللہ عزوجل اسے قبول نہیں فرماتا۔

(۲) ایک شخص نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے عرض کی: نجات کس میں ہے؟ ارشاد فرمایا: بندہ لوگوں کو دکھانے کے لیے اللہ عزوجل کی عبادت نہ کرے۔

Scanned with CamScanner

سوال ۹: علم اور مال میں کیا فرق ہے؟

جواب: علم اور مال میں فرق یہ ہے کہ مال اس وقت تک کسی کے پاس میں رہتا جب تک وہ ایک کے ہاتھ سے نکل نہ جائے جبکہ علم عالم کے دل میں محفوظ ہوتا ہے۔ اور اس کے سکھانے سے دوسرے کے دل میں چلا جاتا ہے اور اس کے دل سے بھی نہیں نکلتا۔

سوال: تکبر کی تعریف بیان کریں؟

جواب: جب انسان اپنے لئے بھی اور دوسرے کے لیے بھی مرتبہ و مقام تصور کرے لیکن خود کو اس سے برتر جانے۔

سوال: حسد کا دینی و دنیاوی ضرر کیا ہے؟

جواب: "حسد کا دینی ضرر" یہ ہے کہ تم اس کے ذریعے اللہ عزوجل کی ناراضی مول لیتے ہیں اور ان نعمتوں پر ناپسندیدگی کا اظہار کرتے ہو جو اس نے اپنے بندوں پر کی ہیں۔ اور اس کے عدل و انصاف پر انگلی اٹھاتے ہیں جو اس نے اپنی مملکت میں مخفی حکمتوں کے ذریعے قائم کیا ہے۔

"حسد کا دنیوی ضرر" تمہیں دنیا میں حسد کا یہ نقصان اٹھانا پڑے گا کہ حسد کی وجہ سے تکلیف و عذاب میں رہو گے اور ہمیشہ رنج و غم میں مبتلا رہو گے کیونکہ اللہ عزوجل نے تمہارے دشمنوں کو جو نعمت عطا فرمائی ہے وہ ان سے واپس نہیں لے گا اور تم جب بھی ان پر کوئی انعام دیکھو گے جلو گے اور ان سے دور ہونے والی پر مصیبت تمہیں غمگین کر دے گی پھر تم پریشان دل اور سینہ تنگ لیے مغموم و محروم رہو گے۔

Scanned with CamScanner

سوال 12: خوفِ خدا سے رونا کب ریاکاری ہے کب نہیں؟

جواب:

ایک جماعت رو رہی ہے تو بندہ ان کو دیکھتا ہے تو اسے بھی خوفِ خداوندی کے سبب رونا آجاتا ہے نہ کہ ریاکاری کی وجہ سے. اگر وہ تنہا تلاوت قرآن سنے تو اسے رونا نہیں آتا لیکن لوگوں کا رونا دل کو نرم کر دیتا ہے. اس طرح بعض اوقات تلاوت قرآن ذکر یا دیگر احوال کی وجہ سے چیخنا آہیں بھرنا اور رونا ہوتا ہے. ایسا کبھی تو ندامت و شرمندگی خوف اور حقیقت پر مبنی ہوتا ہے. اور کبھی دوسرے کے غم کو اور اپنی سنگدلی کو دیکھ کر ہوتا ہے۔ لہٰذا وہ بتکلف آہیں بھرنا، رونا اور گڑگڑانا ہے یہ بھی محمود (اچھا) عمل ہے. لیکن بعض اوقات اس میں یہ رغبت بھی شامل ہوتی ہے کہ لوگ اسے بہت زیادہ غمگین جانیں اگر محض یہی سب ہوتو یہ ریاکاری ہے. اور اگر اس کے ساتھ غم و دکھ بھی ملا ہوا ہے تو دیکھا جائے گا کہ یہ ریاکاری کو قبول نہیں کر رہا. اور اسے ہڑپ جانے والا ہے یا نہیں اگر ہڑپ جانے والا ہے تو اس کا رونا دھونا درست ہے اور اگر ہڑپ نہیں جانے والا اور دل کا جھکاؤ بھی اس طرف ہے تو اب اس کا ثواب برباد اور کوشش بیکار ہو گئی بلکہ اس کے سبب اس نے خود کو رب عزوجل کے غضب پر پیش کر دیا.

سوال 13: لوگوں کی ضرورتوں کو پورا کرنے والا کیا امید رکھے؟

جواب: جو شخص لوگوں کی ضرورت کو پورا کرنے اور ان کو علمی فائدہ پہنچانے کے ذریعے اللہ عزوجل کا قرب حاصل کرتا ہے اس کو چاہیے کہ جس کی حاجت کو پورا کر رہا ہے. صرف اس کو خوش کرنے پر ہی ثواب کی امید رکھے اور عام سلوک میں فقط یہ امید رکھے کہ

سیکھنے والا اس پر عمل کرے گا تو مجھے ثواب ملے گا.
جس علم سکھایا یا جس پر کوئی احسان کیا اس سے شکر
تعریف و توصیف اور بدلے کی امید بالکل نہ ہو کیونکہ
یہ ثواب کو برباد کر دیتی ہے. لہٰذا جب وہ شاگرد
سے ساتھ نبھانے، خدمت کرنے یا راستے میں ساتھ چلنے
کی امید رکھے تاکہ اس کے پیچھے چلنے والے زیادہ ہوں
یا کسی اور حاجت میں امید لگائے رکھے تو اس نے
اپنا اجر لے لیا اس کے سوا اس کے لیے کوئی ثواب نہیں.
البتہ وہ ایسی توقع نہ رکھے بلکہ صرف اتنا مقصد
ہو کہ یہ علم سیکھ کر عمل کرے گا تو مجھے ثواب
ملے گا.

سوال ۱۶: شہرت کے متعلق ۲ اقوال بزرگان دین بیان کریں!

جواب: (۱) حضرت سیدنا طلحہ بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
نے اپنے گرد تقریباً ۱۰ افراد کو جمع دیکھا تو فرمایا
لالچ کی مکھیاں اور جہنم کے پروانے ہیں.

(2) حضرت سیدنا ابراہیم بن ادہم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم
نے فرمایا: جس نے شہرت کو پسند کیا اس نے اللہ
عزوجل کی تصدیق نہیں کی.

(3) امیر المؤمنین حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں: خرچ کرو، تشہیر نہ کرو اور خود کو اس لیے بلند نہ کرو کہ تمہیں پہچانا جائے اور تمہارا نام ہو بلکہ چھپے رہو اور خاموشی اختیار کرو سلامت رہو گے اس طرح تم سے نیک لوگ خوش اور بدکار ناراض ہوں گے۔

سوال نمبر ۱: عمل ظاہر کرنے کی کتنی اور کون سی صورتیں ہیں؟ صورتیں بیان کریں؟

جواب عمل ظاہر کرنے کی دو صورتیں ہیں۔

(۱) نفسِ عمل ظاہر کرنا (۲) فراغت کے بعد لوگوں میں بیان کرنا

(۱) نفسِ عمل ظاہر کرنا:

لوگوں کو ترغیب دینے کی خاطر ان کے سامنے صدقہ کرنا۔ جیسا کہ ایک انصاری صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ انہوں نے (دریموں کی) کی ایک تھیلی بارگاہِ رسالت میں پیش کی تو ان کو دیکھ کر دیگر لوگوں نے بھی عطیات دیے، اس موقع پر مالک کوثر تاجدار رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اچھا طریقہ جاری کرے اور لوگ اس پر عمل کریں تو اس شخص کے لیے اس کا اجر بھی ہے اور اس کی پیروی کرنے والوں کا بھی۔

(۲) فراغت کے بعد اپنا عمل لوگوں میں بیان کرنا:

عمل ظاہر کرنے کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ فراغت کے بعد اسے لوگوں میں بیان کیا جائے اس کا وہی حکم ہے جو پہلی صورت یعنی نفسِ عمل ظاہر کرنے کا ہے۔ بلکہ اس میں خطرہ زیادہ ہے کیونکہ زبان سے مبالغہ آرائی کرنا بہت آسان ہے۔ اور بڑے بڑے دعوے سے نفس بھی خوش ہوتا ہے۔ مگر اس کے حکم میں پہلی صورت کے مقابلے میں اس اعتبار سے کچھ نرمی ہے۔ کہ اس زبانی اظہار میں ریاکاری شامل ہو بھی جائے پھر بھی عمل فاسد

نہیں ہوتا کیونکہ وہ مکمل ہو چکا۔ اس طرح سے عمل ظاہر کرنا اس شخص کے لیے جائز ہے جس کا دل نور الٰہی سے روشن اور اخلاص سے بھرپور ہو۔ اس کی نظر میں مخلوق کی تعریف و مذمت کی کچھ اہمیت نہ ہو۔

سوال ۱۶: حسد کی تعریف مع حکم بیان کریں؟

جواب تم اس کی نعمت کو ناپسند کرو اور اس کے زوال کی خواہش کرو اس حالت حسد کہتے ہیں

حسد کا حکم: حسد ہر حال میں حرام ہے البتہ کسی فاجر و فاسق کو کوئی نعمت ملے اور وہ اسے فتنہ انگیزی اور فساد کے لیے اور لوگوں کو نقصان پہنچانے کے لیے استعمال کرے تو اس کے لیے اس نعمت کو ناپسند کرنا اور اس کے زوال کی تمنا کرنا جائز ہے۔

سوال ۱۷: انسان کے اپنے دشمن کے معاملے میں کتنی اور کونسی صورتیں ہیں؟

جواب انسان کے اپنے دشمن کے معاملے میں تین حالتیں ہیں:

پہلی حالت تم طبیعت کے ہاتھوں مجبور ہو کر دشمن کی برائی چاہو لیکن عقل و دل طبیعت کے اس میلان کو برا جانیں اور نفس حسد پر راضی نہ ہو بلکہ یہ پسند کریں کہ کسی طرح تم سے یہ حسد کی کیفیت ختم ہو جائے۔ یہ حالت یقیناً معاف ہے کیونکہ اس میں آدمی کے اختیار میں اس سے زیادہ کچھ نہیں۔

دوسری حالت:

تم دشمن کی برائی چاہو اور اس کی تکلیف پر خوشی کا اظہار کرو چاہے اظہار زبان سے ہو یا دیگر اعضاء سے یہ حسد قطعی طور پر ممنوع ہے۔

Scanned with CamScanner

تیسری حالت یہ دونوں حالتوں کے درمیان حالت ہے یعنی تمہارے دل میں حسد ہو اور تمہارا نفس بھی تمہارے حسد پر ناراض یا منکر ہو لیکن تم اپنے اعضاء کو حسد کی پیروی کرنے سے محفوظ رکھو۔ اس حالت کے بارے میں اختلاف ہے۔ ظاہر یہی ہے کہ دشمن سے زوال نعمت کی چاہت زیادہ ہوگی تو گناہ بھی زیادہ ہوگا چاہت کمزور ہوگی تو گناہ بھی کم ہوگا۔

سوال ۱۸ غیبت کی مذمت پر ۲ احادیث مبارکہ بیان کریں۔

جواب:۔ (۱) کسی شخص کے برا ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ لوگ اس کے دین یا دنیا کے حوالے سے اس کی طرف انگلی اٹھائیں مگر جسے اللہ عزوجل محفوظ رکھے۔

(۲) کسی شخص کے برا ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ لوگ اس کے دین یا دنیا کی کے حوالے سے اس کی طرف انگلیوں سے اشارہ کریں مگر جسے اللہ عزوجل اس برائی سے محفوظ فرمائے اللہ عزوجل تمہاری صورتوں کو نہیں دیکھتا بلکہ وہ تمہارے دلوں اور اعمال کو دیکھتا ہے۔

سوال ۱۹ اولیاء اللہ میں سب سے زیادہ قابل رشک کون ہیں؟

جواب:۔ حضرت سیدنا ابو اُمامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: اللہ عزوجل فرماتا ہے: بے شک میرے اولیاء میں زیادہ قابل رشک وہ بندہ مومن ہے جو کم مال و عیال والا، اپنے رب کی خوب اچھے طریقے سے عبادت کرنے والا، خلوت میں بھی اس کی اطاعت کرنے والا، لوگوں میں ایسا گمنام رہنے والا کہ اس کی طرف انگلیوں سے اشارہ نہ کیا جائے اور پھر اپنے اس حال پر صبر کرنے والا۔ اس کے بعد رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اپنے انگھوٹھے کو انگلی پر مارا اور فرمایا: اس کی موت جلد آجائے، اس کا تذکرہ اور اس پر رونے والے بہت تھوڑے ہوں۔

Scanned with CamScanner

سوال ۲۰: جاہ کا معنی اور اس کی حقیقت تحریر کریں؟

جواب: جاہ کا معنی: یہ ان دلوں کا مالک ہو جانا جن سے اپنی تعظیم و طاعت مقصود ہو۔

جس طرح مال سے محبت کرنے والا لونڈی اور غلاموں کا مالک بننا چاہتا ہے۔ اسی طرح طالب جاہ آزاد لوگوں کے دلوں میں اپنی جگہ بنا کر ان کو اپنا غلام بنانا چاہتا ہے۔ بلکہ اس کی طلب تو محبّ مال کی طلب سے بڑھ کر ہے کیونکہ مال دار شخص تو زبردستی لونڈیوں اور غلاموں کا مالک ہوتا ہے اور یہ لوگ دل سے اس غلامی کو قبول نہیں کرتے اگر ان کو کوئی ذرہ بھی راہ دکھائی دے تو اس کی غلامی سے نکل جائیں۔ جبکہ صاحب جاہ کا یہ حال ہے کہ آزاد لوگ طبعی طور پر خوشی کے ساتھ اس کی غلامی و [illegible] طاعت قبول کرتے ہیں۔ لہٰذا اس کی طلب تو لونڈیوں و غلاموں کے مالک کی طلب سے کہیں زیادہ ہوئی۔ چنانچہ جاہ کا معنی ہوا لوگوں کے دلوں میں گھر کرنا یہ جاہ کا معنی اور اس کی حقیقت ہے۔

Scanned with CamScanner

سوال ۲۱: علم کے ذریعے حب جاہ کا علاج تحریر کریں؟

جواب: علم کے ذریعے علاج کی صورت یہ ہے کہ اس سبب کو جانا جائے جس کی وجہ سے انسان جاہ و منصب کو پسند کرتا ہے اور وہ سبب ہے لوگوں کی شخصیت اور ان کے دلوں پر کمال قدرت حاصل کرنا۔ یہ کمال باقی رہنے والا نہیں اگر رہے بھی تو موت اس کی انتہا ہے۔ یہ باقی رہنے والے نیک اعمال میں سے نہیں بلکہ بالفرض مشرق سے لے کر مغرب تک زمین کے چپے چپے پر رہنے والا ہر شخص پچاس سال تک بھی کسی کو سجدہ کرتا رہے تو انتہا یہ ہوگی کہ نہ ساجد رہے گا نہ ہی مسجود اور اس کا حال ان صاحبان جاہ و منصب کی طرح ہو جائے گا۔ جو اس سے پہلے اپنے چاہنے والوں سمیت صرکر خاک ہو گئے، لہٰذا اس فنا ہونے والی شہرت کے بدلے اس دین کو نہیں چھوڑنا چاہیے جو ابدی زندگی ہے۔ اور جو شخص کمال حقیقی اور کمال و بہی کو سمجھ گیا اس کی نظر میں جاہ و منصب حقیر شی ہے۔ بلکہ جس شخص کی نظر میں آخرت ہوتی ہے وہ اسے اتنی بھی اہمیت نہیں دیتا جتنی کسی ذرہ کو دی جاتی ہے۔

سوال ۲۲: ریاکاری کے کتنے اور کون سے ارکان ہیں؟

جواب: ریاکاری کے تین ارکان ہیں۔

(۱) ریاکاری کا قصد

(۲) جس چیز کے ذریعے ریاکاری کی جاتی ہے

(۳) جس کے لیے ریاکاری کی جاتی ہے۔

Scanned with CamScanner

سوال 23 ریاکاری کی نیت سے شروع کی گئی نماز کا کیا حکم ہے؟
جواب: اس کی نماز کے بارے میں تین قول ہیں:

پہلا قول: ایک گروہ کہتا ہے کہ ریاکاری کی وجہ سے اس کی نماز نہ ہوئی اسے چاہیے کہ دوبارہ پڑھے۔

دوسرا قول: ایک گروہ کے نزدیک اس پر افعال یعنی رکوع و سجود لوٹانا واجب ہے۔ تکبیر تحریمہ کے علاوہ اس کے تمام افعال فاسد ہو گئے کیونکہ تحریمہ ایک عقوبہ ہے اور ریاکاری دل میں پیدا ہوتی ہے۔ جو اسے ختم نہیں کر سکتی۔

تیسرا قول: ایک گروہ کہتا ہے کہ اس پر کچھ لوٹانا واجب نہیں بس دل سے استغفار کرے اور اخلاص کے ساتھ اپنی عبادت مکمل کرے کہ اعتبار مکمل ہونے کا کیا جاتا ہے۔ مثلاً: کوئی اخلاص پر عمل کی بنیاد رکھے اور ریاکاری پر اس کا خاتمہ ہو۔ تو یقیناً اس کا عمل برباد ہے۔

سوال 24: ذکر الٰہی کا حق کیا ہے؟
جواب: حق تو یہ ہے کہ انسان دل کو شیطان سے بچائے اور اس کی دشمنی دل میں راسخ کرنے کو اپنے اوپر لازم کرلے۔ جب انسان اس کے مطابق سچے دل سے عمل کرے گا اور شیطان سے دشمنی دل میں راسخ ہو جائے گی تو اب پوری توجہ کے ساتھ اللہ عزوجل کے ذکر میں مشغول ہو جائے گا اور دل میں شیطانی حملے کا خوف نہ رکھے کیونکہ وہ شیطان کی عداوت و دشمنی کو اچھی طرح جاننے کے بعد اللہ عزوجل کے ذکر میں مشغول ہوا ہے۔ اب اگر شیطان اس پر حملہ کرتا ہے تو وہ خبردار ہو جائے گا اور شیطانی وار کو بے کار کر دے گا۔

Scanned with CamScanner

سوال ۲۵: علم سیکھنے میں طالب علم کی کیا نیت ہونی چاہیے؟

جواب: طالب علم پر واجب ہے کہ اللہ عزوجل کی حمد، طلب ثواب اور رب عزوجل کی بارگاہ میں منتہاء حاصل کرنے ہی کی نیت رکھے۔ استاد یا مخلوق کے ہاں مقام و مرتبہ کا خواہش مند نہ ہو۔ طالب علم کو چاہیے کہ علم سیکھے تو اللہ عزوجل کے لیے، عبادت کرے تو اللہ عزوجل کے لیے استاد کی خدمت کرے تو اللہ عزوجل کے لیے یہ نیت نہ ہو کہ استاد کے دل میں جگہ بن جائے۔ اگر وہ چاہتا ہے کہ حصول علم عبادت بن جائے تو یہ طریقہ اختیار کرے

سوال ۲۶: خوشی کی ایک قسم قابل مذمت خوشی ہے اسکی صورت تحریر کیجیے؟

جواب: اس کی صورت یہ ہے کہ انسان لوگوں کے دلوں میں اپنا مقام و مرتبہ پائے جانے کی وجہ سے خوش ہوتا ہے۔ متقی لوگ اس کی تعریف و تعظیم کرتے بڑھ چڑھ کر اس کی ضروریات پوری کرتے اور اٹھنے بیٹھنے میں اس کے ساتھ عزت سے پیش آتے ہیں یہ خوشی ناپسندیدہ ہے۔

سوال ۲۷: علمائے کرام کب حسد کرتے ہیں؟

جواب: جب علماء علم کے ذریعے مال اور مرتبہ حاصل کرنا چاہیں تو وہ ایک دوسرے سے حسد کرتے ہیں کیونکہ مال ایک ٹھوس چیز ہے جب وہ ایک کے ہاتھ میں جاتی ہے تو دوسرا اس سے خالی ہو جاتا ہے اور مرتبہ سے مراد دلوں کا مالک بننا ہے اور جب ایک شخص کا دل کسی ایک عالم کی تعظیم سے لبریز ہوتا ہے تو وہ دوسرے کی تعظیم سے پھر جاتا ہے یا اس میں کچھ نہ کچھ کمی آجاتی ہے۔ اور یہی بات باہمی حسد کا باعث بنتی ہے۔

Scanned with CamScanner

سوال 28: کمال علم اللہ عزوجل کے لیے اسکی دو وجوہات تحریر کریں؟

جواب:

پہلی وجہ: معلومات کثیر و وسیع ہیں اور اللہ عزوجل کا علم ان تمام کو محیط ہے لہذا جب بندے کا علم بڑھتا ہے وہ اللہ عزوجل کے قریب ہو جاتا ہے۔

دوسری وجہ:۔ علم کا تعلق معلوم سے ایسا ہو کہ اسکی حقیقت معلوم ہو جائے اور معلوم بالکل واضح و روشن ہو جائے۔ بے شک تمام کی تمام معلومات اپنی حقیقتوں کے ساتھ اللہ عزوجل کے لیے بالکل واضح و روشن ہیں۔ اسی وجہ سے جب بندے کا علم زیادہ واضح، زیادہ یقینی زیادہ سچا اور معلومات کی صفات کے زیادہ موافق ہو جاتا ہے۔ تو وہ اللہ عزوجل کے مزید قریب ہو جاتا ہے۔

تیسری وجہ: علم کا ہمیشہ ایسا باقی رہنا کہ وہ کبھی فنا نہ ہو۔ بے شک اللہ عزوجل کا علم ازلی، ابدی ہے جس کا بدلنا متصور ہی نہیں۔ لہذا جب بندے کو معلومات کا ایسا علم ہو جاتا ہے جو تغیر و تبدل کو قبول نہیں کرتا تو بندہ مزید قرب خداوندی پا لیتا ہے

سوال 29: ریاکاری کی عملی دو تحریر کریں؟

جواب: ریاکاری کی عملی دو یہ ہے کہ بندہ اپنے نفس کو عبادت چھپانے کا عادی بنائے اور اس کی خاطر دروازہ ایسے بند رکھے جیسے گناہ چھپانے کی خاطر رکھتا ہے حتی کہ اس کے دل میں یہ بات قرار پکڑ جائے کہ اللہ عزوجل عبادات سے باخبر ہے اور نفس غیر اللہ کے سامنے عبادات ظاہر کرنے کی چاہت نہ کرے۔

Scanned with CamScanner

سوال 30:۔ تکبر کی 3 علامات لکھیں!

جواب:۔ (1) خود پسندی (2) کینہ (3) حسد

سوال 31:۔ عجب کی تعریف اور آفت بیان کریں؟

جواب:۔ اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے۔

اس آیت طیبہ کی تفسیر میں حضرت سیدنا ابن جریج رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: اس کا معنیٰ یہ ہے کہ جب تم نیک عمل کرو تو یہ مت کہو کہ میں نے فلاں عمل کیا۔

عجب یعنی خود پسندی کی آفات:۔

خود پسندی کی آفتیں بہت زیادہ ہیں۔ خود پسندی تکبر کی طرف لے جاتی ہے۔ کیونکہ یہ تکبر کے اسباب میں سے ایک سبب ہے۔ اور تکبر سے بے شمار آفتیں جنم لیتی ہیں۔ خود پسند آدمی گناہوں کو بھول جانے اور نظر انداز کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ بعض گناہوں کو یہ سوچ کر بالکل بھول جاتا ہے کہ انہیں یاد کرنے کی حاجت نہیں۔ اور بعض گناہ جو اسے یاد ہوتے ہیں اسے چھوٹا خیال کرکے ان کے ازالے اور تلافی کی کوشش نہیں کرتا بلکہ یہ گمان کرتا ہے کہ اسے بخش دیا جائے گا۔

سوال 32:۔ رشک کرنا کب واجب، مستحب اور مباح ہے؟

جواب:۔

اگر کوئی نعمت دینی ہو اور واجب ہو مثلاً ایمان، روزہ، نماز اور زکوۃ تو ایسی نعمت پر رشک کرنا واجب ہے۔

اگر نعمت ایسی ہو جو فضائل سے تعلق رکھتی ہو مثلاً اچھے کاموں میں مال خرچ کرنا اور صدقہ و خیرات وغیرہ کرنا تو ایسی نعمت پر رشک کرنا مستحب ہے۔ اگر نعمت ایسی ہو جس سے فائدہ اٹھانا جائز ہو تو اس پر رشک کرنا مباح ہے۔

Scanned with CamScanner

سوال: طالب جاہ و منزلت کے کتنے اور کون سے اوصاف ہیں؟

جواب: طالب جاہ و منزلت کے تین اوصاف ہیں:

(1) تعریف کو پسند کرنا
(2) مذمت کو ناپسند کرنا
(3) لوگوں کے پاس جو کچھ ہے اس کی لالچ کرتا ہے۔

سوال: عمل سے پہلے اور عمل کے دوران وجد مرید کے لیے کیا کیا ضروری ہے؟

جواب: مرید کے لیے سب سے بہتر یہ ہے کہ وہ اپنے دل میں اس بات کو لازم کرے کہ تمام اوقات اور تمام عبادات میں وہ اللہ عزوجل کے علم پر قناعت کرے گا۔ اور اللہ عزوجل کے علم پر ویسی قناعت کرتا ہے جو صرف اللہ عزوجل سے ڈرنے والا اور اللہ عزوجل ہی سے امید رکھنے والا ہو۔

سوال: منافست کا حکم بیان کریں؟

جواب: جہاں تک منافست یعنی رشک کی بات ہے تو یہ حرام نہیں بلکہ بعض صورتوں میں واجب، بعض میں مستحب اور بعض میں مباح ہے۔

سوال: معلومات کی کتنی اور کون کونسی اقسام ہیں؟

جواب: معلومات کی دو اقسام ہیں

(1) متغیرات (2) ازلیات

متغیرات: وہ معلومات جو بدل سکتی ہیں مثلاً زید کے گھر میں موجود ہونے کا علم، لیکن ممکن ہے کہ زید گھر سے نکل جائے اور اس کے گھر میں ہونے کا اعتقاد باقی رہے۔ اس صورت میں، یہ علم جہل ہو

کر بجائے کمال کے نقص بن جائے گا۔ لہٰذا جب تم کسی چیز کے بارے میں اعتقاد رکھو اور تمہارا اعتقاد اس کے موافق بھی ہو پھر تم بے تصور کرو کہ وہ چیز تمہارے اعتقاد کے خلاف بدل بھی سکتی ہے تو یوں تمہارا کمال نقص میں ہو جائے گا اور تمہارا علم جہل کی طرف پلٹ جائے گا۔

ازلیات:۔ وہ معلومات جو بدل نہیں سکتی اس سے مراد معلومات ازلیہ ہیں۔ مثلاً جائز امور کا جائز ہونا، واجبات کا واجب ہونا اور محالات کا محال ہونا یہ تمام معلومات ازلی ہیں کیونکہ واجب کبھی بدل کر جائز نہیں ہوگا۔ نہ جائز کبھی محال ہوگا اور نہ ہی کبھی محال بدل کر واجب ہوگا۔

سوال ۳۶:۔ حسد کے کتنے اور کون کون سے درجات ہیں؟
جواب:۔ حسد کے چار درجے ہیں۔
پہلا درجہ:۔ دوسرے سے زوال نعمت کا خواہش مند ہونا اگرچہ خود کو بھی نہ ملے۔ یہ خباثت کی انتہا ہے۔

دوسرا درجہ:۔ دوسرے کی نعمت میں ایسی رغبت کرنا بعینہٖ وہ نعمت اس سے زائل ہو کر میرے پاس آجائے۔

تیسرا درجہ:۔ دوسرے کو جو نعمت حاصل ہے بعینہٖ اس کی خواہش نہ کرنا بلکہ اس جیسی نعمت کی خواہش کرنا۔ اب اگر حاسد کو اس جیسی نعمت نہ ملے تو وہ محسود سے زوال نعمت کی خواہش کرتا ہے تاکہ ان دونوں کے درمیان کوئی فرق نہ رہے۔
چوتھا درجہ:۔ دوسرے کی نعمت جیسی خواہش کرنا اور خواہش پوری نہ ہونے کی صورت میں زوال نعمت کی تمنا کرنا۔

Scanned with CamScanner

سوال ۳۸: کون سی چیزوں کے ذریعے ریاکاری ہوتی ہے؟
جواب (۱) بدن کے ذریعے ریاکاری
(۲) ظاہری ہیئت و صورت کے ذریعے ریاکاری
(۳) قول کے ذریعے ریاکاری
(۴) عمل کے ذریعے ریاکاری
(5) دوستوں اور ملاقاتیوں کے ذریعے ریاکاری

سوال ۳۹: قابل تعریف خوشی کتنی اور کون سی ہے؟
جواب: قابل تعریف خوشی کی چار قسمیں ہیں:
انسان اللہ عزوجل کی رضا کے لیے اپنی عبادت و اخلاص کو پوشیدہ رکھے اور جب لوگ اس کی عبادت پر مطلع ہوں تو اس کی نسبت اللہ عزوجل کی طرف کرے کہ اسی نے لوگوں کو مطلع کیا اور اس کی اچھائیاں ان پر ظاہر فرمائیں ایسے شخص کی خوشی اللہ عزوجل کی نظر کرم و عنایت کی وجہ سے ہوگی نہ کہ لوگوں کی تعریف اور ان کے دلوں میں اس کا مقام و مرتبہ ہونے کی وجہ سے کیونکہ ایسے رب تعالیٰ کی بارگاہ سے مقبولیت کا پروانہ مل چکا ہے۔ اور وہ اسی پر خوشی کا اظہار کر رہا ہے۔

سوال ۴۰: گناہ چھپانے کی کتنی اور کون سی اقسام ہیں؟
جواب گناہ چھپانے کی آٹھ قسمیں ہیں۔

پہلی قسم:
انسان اس بات پر خوش ہو کہ اللہ عزوجل نے میرے گناہوں پر پردہ ڈالا ہوا ہے۔ اگر ظاہر ہو جائیں تو غمگین ہو کہ اللہ عزوجل نے پردہ فاش فرما دیا ہے اور خوفزدہ ہو کہ کل بروز قیامت اگر ایسا ہو گیا تو میرا کیا بنے گا۔
حدیث پاک میں ہے: اللہ عزوجل دنیا میں جس نے گناہوں کی پردہ پوشی فرماتا ہے آخرت میں بھی اس کے گناہ ظاہر نہیں فرمائے گا۔

Scanned with CamScanner

دوسری قسم:۔ انسان جانتے کہ اللہ عزوجل گناہ چھپانے کو پسند اور ظاہر کرنے کو ناپسند فرماتا ہے۔ جیسا کہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص ان ناپاکیوں میں سے کسی کا مرتکب ہو جائے وہ اللہ عزوجل کے پردے سے اسے ڈھانپ لے۔

تیسری قسم:۔ گناہ چھپانے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ ظاہر ہونے پر لوگ اس کی مذمت کریں گے۔ جو کہ اسے ناگوار گزرے گا۔ اور وہ غمزدہ ہو جائے گا۔

چوتھی قسم:۔ گناہ چھپانے میں رغبت کرنے کی ایک جائز وجہ گناہ ظاہر ہونے پر لوگوں کی مذمت کو ناپسند کرنا بھی ہے۔ کیونکہ اس سے تکلیف ہوتی ہے اور یقیناً مذمت کرنے سے دل کو ایسی تکلیف ہوتی ہے جیسے مار پڑنے پر جسم کو ہوتی ہے نیز اس تکلیف کا خوف کرنا حرام بھی نہیں۔ نہ ہی انسان اس کی وجہ سے گناہ گار ہوتا ہے۔ البتہ اس وقت ضرور گناہ گار جب مذمت کے خوف سے کسی ناجائز کام کا ارتکاب کر بیٹھے۔

پانچویں قسم:۔ گناہ چھپانے کی ایک وجہ یہ ہے کہ گناہ پر کی جانے والی مذمت کو اس وجہ سے ناپسند کیا جائے کہ مذمت کرنے والا اس سبب سے اللہ عزوجل کی نافرمانی کا مرتکب ہوتا ہے۔

چھٹی قسم:۔ لوگوں کے شر سے بچنے کے لیے بھی گناہ پوشیدہ رکھنا جائز ہے۔

ساتویں قسم:۔ حیا کے سبب بھی گناہ کی پردہ پوشی جائز ہے۔

آٹھویں قسم پر:۔ گناہ چھپانے کی ایک جائز وجہ یہ بھی ہے کہ دوسرا اس کی پیروی کر کے اس گناہ پر جرأت نہ کرے۔

Scanned with CamScanner

سوال ۶: مدح کو پسند کرنے اور مذمت کو ناپسند کرنے کے اسباب تحریر کریں؟ ۲۵۰

جواب: اپنی تعریف کو پسند کرنا اور دل کا اس سے لطف اندوز ہونا چار اسباب کے باعث ہوتا ہے۔

Scanned with CamScanner

کے چار اسباب

اپنی تعریف کو پسند کرنا اور دل کا اس سے لُطف اندوز ہونا چار اسباب کے باعث ہوتا ہے:

پہلا سبب:

پہلا سبب سب سے قوی ہے اور یہ نفس کا اپنے آپ کو کامل سمجھنا ہے جیسا کہ ہم نے پہلے بیان کیا کہ کمال محبوب ہوتا ہے نیز ہر محبوب شے اور اس کا تصوُّر لذّت دیتا ہے، لہٰذا جب نفس اپنے آپ کو کامل خیال کرتا ہے لذت، راحت اور خوشی محسوس کرتا ہے اور مدح ممدوح کو کامل ہونے کا احساس دلاتی ہے۔ ہر وہ وصف جس کی وجہ سے تعریف کی جاتی ہے یا تو ظاہر و واضح ہو گا یا پھر اس میں شک ہو گا۔ اگر وہ وصف ظاہر و واضح طور پر محسوس ہونے والا ہو گا تو اس کے سبب کم لذت حاصل ہوتی ہے لیکن ہوتی ضرور ہے جیسے کسی کی تعریف کی جائے کہ اس کا قد لمبا اور رنگت گوری ہے۔ یہ بھی کمال کی ایک قسم ہے لیکن نفس اس سے غافل ہونے کے سبب اس کی لذت سے ناآشنا ہوتا ہے لیکن جب نفس کو کمال کا شعور ہوتا ہے تو لذت کا احساس بھی پیدا ہو جاتا ہے اور اگر سببِ مدح وہ وصف ہو جس میں شک کیا جاتا ہے تو اس وصف کے ذریعے حاصل ہونے والی لذت بہت زیادہ ہوتی ہے مثلاً کمالِ علم، کمال تقوٰی اور حُسنِ اخلاق کے سبب تعریف ہونا کیونکہ انسان اکثر اپنے حُسن، اپنے کمالِ علم اور کمال تقوٰی کے بارے میں شک کا شکار رہتا ہے اور چاہتا ہے کہ کسی طرح اس کا یہ شک دور ہو جائے اور اسے یقین ہو جائے کہ وہ ان امور میں اپنا ثانی نہیں رکھتا تاکہ اس کے نفس کو اطمینان حاصل ہو اور جب کوئی دوسرا اس کا وصف بیان کرتا ہے تو اسے اطمینان حاصل ہوتا ہے اور اس وصف کے کامل ہونے کا یقین اس کے سُرور و لذت کو بڑھا دیتا ہے اور اس سبب

Scanned with CamScanner

سے اس وقت لذت مزید بڑھ جاتی ہے جب تعریف کرنے والا اہلِ نظر ہو، صفات کو بخوبی جانتا ہو اور بے جا گفتگو نہ کرتا ہو جیسے کوئی استاد اپنے شاگرد کے عقل مند و فاضل ہونے کی تعریف کرے تو اس سے شاگرد کو انتہائی درجہ کی لذت حاصل ہوتی ہے۔ اور اگر تعریف کرنے والا ایسا شخص ہو جو گفتگو میں حد سے بڑھ جاتا ہے یا اوصاف کی کوئی واقفیت نہیں رکھتا تو لذت میں ضُعف ہوتا ہے۔ یونہی مذمت کو ناپسند کرنے کا معاملہ بھی ہے کیونکہ مذمت نفس میں عیب کا شَعور دلاتی ہے اور عیب کمال کی ضد ہے، لہٰذا یہ شعور ناپسندیدہ اور تکلیف دہ ہوتا ہے اور اسی وجہ سے جب کوئی صاحبِ کمال مذمت کرے تو بہت تکلیف ہوتی ہے جیسا کہ تعریف کے معاملہ میں ہم نے اسے بیان کیا۔

دوسرا سبب:

مَدح اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ تعریف کرنے والے کا دل ممدوح کا غلام بن چکا ہے اور وہ تعریف کرنے والا اپنے ممدُوح کا مُرید، مُعْتَقِد اور فرمانبردار ہے۔ دلوں کی ملکیت محبوب اور اسکے حاصل ہو جانے کا احساس فرحت بَخُش ہوتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ اس وقت لذت بہت زیادہ ہو جاتی ہے جب کوئی طاقتور اور ایسا شخص تعریف کرے جس کا دل قابو میں آجائے تو نَفْع ہوتا ہے جیسے بادشاہ یا دیگر صاحبِ ثروت لوگ۔ اور جب کوئی ایسا شخص مدح کرے جس کی کوئی پروا نہیں کی جاتی اور نہ ہی اسے کوئی طاقت وغیرہ ہے اس وقت لذت کم ہوتی ہے۔ ایسے کمزور شخص کے دل کا مالک ہونا گویا ایک حقیر چیز کا مالک ہونا ہے کیونکہ اس کا تعریف کرنا ممدوح کی ناقِص قدرت پر دلالت کرتا ہے۔ اسی وجہ سے مذمت ناپسندیدہ ہوتی ہے اور دل کو تکلیف پہنچتی ہے اور جب یہ مذمت بڑوں میں سے کوئی کرے تو اَذِیَّت و تکلیف بہت ہی بڑھ جاتی ہے کیونکہ اس سے ممدوح کا عظیم فائدہ فوت ہو جاتا ہے۔

تیسرا سبب:

تعریف کرنے والے کی تعریف سننے والوں کے دلوں کا شکار کرنے والی ہے خصوصاً جب تعریف کرنے والا ایسا ہو جس کی بات توجہ سے سُنی جاتی اور مانی جاتی ہو۔ یہ صورت اس وقت ہے جب تعریف

Scanned with CamScanner

اشرافِ قوم کے سامنے ہو اور خاص طور پر جب مَجمُع کثیر ہو اور تعریف کرنے والا لائق تعریف بھی ہو تو ایسی صورت میں لذت بہت زیادہ حاصل ہوتی اور یہی حال مذمت کا بھی ہے۔

چوتھا سبب:

مَدح سَرائی سے ممدوح کا بارُعب ہونا سمجھ میں آتا ہے اور یہ پتا چلتا ہے کہ تعریف کرنے والا اس کی تعریف میں زبان کھولنے پر مجبور ہے خواہ رغبت سے یا دباؤ کے باعث، نیز رُعب و دَبدَبہ انسان کو لذیذ ہوتا ہے کیونکہ اس میں غلبہ اور طاقت ہوتی ہے اور اس تعریف سے لذت اس صورت میں بھی حاصل ہوتی ہے جب تعریف کرنے والے کے دل میں اُن اوصاف کا اعتقاد بھی نہ ہو جن کی بنیاد پر وہ تعریف کر رہا ہو لیکن پھر بھی اس شخص کا تعریف کرنا ممدوح کے دبدبہ اور رعب ہی ایک قسم ہے۔ لہٰذا تعریف کرنے والا جس قدر ممدوح کے اوصاف کا مُنکِر ہو گا اسی قدر ممدوح کو اس کی تعریف سے لذت و سرور ملے گا جو معتقد و مرید کی تعریف سے کہیں زیادہ ہو گا۔

Scanned with CamScanner

سوال: ۱۲ حسد کی حقیقت بیان کیجیے؟

جواب: اللہ عزوجل نے جاندار کو اس طرح پیدا فرمایا کہ وہ اپنے بدن کے داخلی اور خارجی اسباب کے لحاظ سے فنا اور ہلاک ہوتا ہے۔ اور اس کے ساتھ ایک ایسی چیز عطا کی ہے جو اسے ایک مقررہ مدت تک فساد اور ہلاکت سے محفوظ رکھتی ہے۔ داخلی سبب یہ ہے کہ اللہ عزوجل نے اسے حرارت و رطوبت سے مرکب کیا اور حرارت و رطوبت کے مابین تضاد رکھا، حرارت رطوبت کو تحلیل و خشک کرتی اور اس کے بخارات بناتی رہتی ہے حتی کہ رطوبت کے اجزا بھاپ بن کر بلند ہونے لگتے ہیں اگر تحلیل اور بھاپ بن کر ضائع ہو جانے والی رطوبت کو پورا کرنے کے لیے غذا کی مدد رطوبت کے ساتھ نہ ہو تو انسان ضرور ہلاک ہو جائے۔ لہذا اللہ عزوجل نے غذا کو انسانی بدن کے موافق بنایا اور انسان میں ایسی خواہش پیدا کی جو اسے غذا کے حصول پر ابھارتی ہے تاکہ اس کے ذریعے نقصان کا تدارک ہو اور ہلاکت سے حفاظت ہو۔

سوال: ۱۳ شیطان انسان پر کب غالب آتا ہے؟

جواب: حضرت سیدنا خیثمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: شیطان کہتا ہے انسان مجھ پر کیسے غالب آسکتا ہے جب وہ خوشی کی حالت میں ہوتا ہے تو میں اس کے دل میں چلا جاتا ہوں اور جب وہ غصے کی حالت میں ہوتا ہے تو میں اُڑ کر اس کے سر میں چلا جاتا ہوں۔

Scanned with CamScanner

سوال ۶۵: حضرت حسن بصری کے قول کے مطابق مسلمان کی چند علامتیں بیان کریں؟

جواب: حضرت سیدنا حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مسلمان کی علامتیں یہ ہیں:

دین میں مضبوط، نرم مزاجی پر ثابت قدم رہنے والا یقین کے ساتھ ایمان رکھنے والا، علم رکھنے والا بردبار نرمی کے ساتھ دانائی رکھتا ہو. جائز مقام پر خرچ کرتا ہو. مال داری میں میانہ روی، فاقہ میں صبر، قدرت کے وقت احسان، دوستی میں تحمل مزاجی اور تنگی میں صبر کرتا ہو. جب اس پر ظلم ہو تو معاف کر دیتا ہو. جاہل سے درگزر کرتا ہو اور اس کا نفس اس سے تنگ ہو جبکہ لوگ اس سے خوش ہوں.

سوال ۶۶: قوت غضب کے کتنے درجات ہیں وضاحت کیجیے؟

جواب: قوت غضب میں لوگ فطرتاً تین درجوں پر ہیں:

(1) تفریط (2) افراط (3) اعتدال

(1) تفریط: قوت غضب میں تفریط سے مراد غصے کا بالکل نہ ہونا یا کم ہونا ہے اور یہ مذموم ہے۔ ایسے لوگوں کے متعلق کہا جاتا ہے کہ ان میں حمیت و غیرت نام کی کوئی چیز نہیں.

(1) افراط: قوت غضب میں افراط سے مراد یہ ہے کہ غصہ انسان پر اس قدر غالب آجائے کہ وہ عقل و دین دونوں کی سمجھ بوجھ سے عاری ہو جائے اور اس کے پاس کسی قسم کی بصارت، نظر اور فکر اور اختیار نہ رہے بلکہ وہ ایک مضطرب بے چین

اور مجبور قسم کا انسان بن جائے۔ غصے کے غلبے کا سبب یا تو پیدائشی ہوتا ہے یا عادت کے سبب ہوتا ہے۔

(۷) اعتدال: قابل تعریف وہ غصہ ہے جو عقل اور دین کے تابع ہو، یعنی جہاں غیرت کا معاملہ ہو وہاں غصہ آئے اور جہاں بردباری کا موقع ہو وہاں غصہ نہ آئے، غصے کو حد اعتدال رکھنا ہی استقامت ہے اور اسی استقامت کا اللہ عزوجل نے اپنے بندوں کو مکلف بنایا ہے۔

اور یہی وہ درمیانی حالت جس کی تعریف رحمت عالم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ان الفاظ میں بیان فرمائی: بہترین امور وہ ہیں جن میں میانہ روی ہو۔

سوال ۶: ظاہری جسم اور اعضاء پر غصے کے کونسے اثرات ظاہر ہوتے ہیں؟

جواب

ظاہری جسم پر غصے کے اثرات: غضب کے سبب جسم پر جو اثرات طاری ہوتے ہیں وہ یہ ہیں: رنگ کا متغیر ہونا، بدن پر کپکپی طاری ہونا، اپنے افعال پر قابو نہ رہنا، حرکات و سکنات میں بے چینی کا پایا جانا نیز کلام کا مضطرب ہو جانا یہاں تک کہ باچھوں سے جھاگ نکلنا، آنکھوں کی سرخی حد سے بڑھ جانا، ناک نتھنے پھول جانا بلکہ ساری صورت کا ہی تبدیل ہو جانا۔

اعضاء پر غصے کے اثرات: اعضاء پر غصے کے اثرات اس طرح مرتب ہوتے ہیں کہ وہ مار دھاڑ کرتا ہے، کپڑے پھاڑتا ہے، اور لاپرواہی سے زخمی اور قتل کرنے سے بھی دریغ نہیں کرتا۔ جس پر غصہ

Scanned with CamScanner

آپا ہے اگر وہ بھاگ جائے یا کسی وجہ سے اس کے قابو
میں نہ آئے تو وہ غصہ اپنے اوپر اُتارتا ہے

سوال ۶۱: ریاضت کے ذریعے غصہ کو کم کرنے کا طریقہ بیان کیجئے!
جواب:: وہ اس طرح کہ ایک مدت تک بناوٹی تحمل
اور بردباری سے کام لیا جائے ... یہاں تک کہ وہ
تحمل و بردباری اس کی فطرت میں شامل ہو جائے!
دل سے غصے کو بالکل ختم کرنا یہ طبیعت کا تقاضہ
نہیں ہے اور نہ ہی یہ ممکن ہے. البتہ اس کی شدت
کو ختم کرنا اور اس کا زور کم کرنا ممکن ہے تاکہ
باطن میں غصہ کا ہیجان زیادہ نہ ہو اور وہ اس
قدر ضرور ہو جائے کہ اس کا اثر چہرے پر دکھائی
نہ دے لیکن یہ بہت مشکل امر ہے.

دوسری قسم کا بھی یہی حکم ہے جو بات کسی حق میں
ضروری ہوتی ہے تو دوسرے کے حق میں اس کا ضروری نہ
ہونا اسے غصے سے نہیں روکتا اور اس میں ریاضت
کا طریقہ یہ ہے کہ وہ غصے پر عمل کرنے سے رکے اور
باطن میں پیدا ہونے والے غصے کے ہیجان کو کمزور
کرے تاکہ اسے صبر کرنے پر زیادہ تکلیف نہ اٹھانی پڑے.

تیسری قسم:: کی بات ہے تو اس میں ریاضت کے ذریعے غصے
کو دل سے نکالنا ممکن ہے اور یہ اس طرح کہ انسان کے
پیش نظر یہ ہو کہ اس کا حقیقی وطن قبر اور ٹھکانا
آخرت ہے.

Scanned with CamScanner

سوال 67: غصے کو قابو کرنے کے متعلق بزرگان دین کے چند واقعات بیان کیجیے؟

جواب:

اپنے غصے کو ایسے قابو کرو:

(1) ایک مرتبہ حضرت سیدنا سلیمان فارسی رضی اللہ عنہ کو کسی نے گالی دی تو آپ نے اس سے فرمایا: اگر میزان عمل میں میرے نامہ اعمال کا پلڑا ہلکا ہوا تو جو کچھ تو کہتا ہے میں اس سے بھی برا ہوں اور اگر میرے نامہ اعمال کا پلڑا بھاری ہوا تو تیری گالی سے مجھے کچھ نقصان نہیں پہنچا۔

(2) ایک شخص نے حضرت سیدنا ربیع بن خثیم رحمۃ اللہ کو گالی دی تو آپ نے اسے مخاطب کر کے کہا: اے فلاں یقیناً اللہ عزوجل نے تیرا کلام سنا ہے اور بے شک جنت کے راستے میں ایک گھاٹی ہے اگر میں نے اسے طے کر لیا تو مجھے تمہاری بات نقصان نہیں پہنچا سکتی اور اگر میں اسے طے نہ کر سکا تو جو تو نے مجھے کہا ہے میں اس سے بھی زیادہ برا ہوں۔

(3) ایک شخص نے حضرت سیدنا امام ثعلبی رحمۃ اللہ علیہ کو گالی دی تو آپ نے فرمایا: اگر تم سچے ہو تو اللہ عزوجل میری مغفرت فرمائے اور اگر تم جھوٹے ہو تو اللہ عزوجل تمہاری مغفرت فرمائے۔

Scanned with CamScanner

سوال 6: علم کے ذریعے غصے کے علاج کی کتنی طریقے ہیں؟ 2 کی وضاحت کیجیے؟

جواب: علم کے ذریعے شدید غصے کے علاج کے چھ طریقے ہیں:

(1) غور فکر کرے کہ اس کا غصہ کس وجہ سے ہے؟ کیا اس وجہ سے وہ غصے میں ہے کہ اس کی مرضی کے مطابق کام نہیں ہوا بلکہ اللہ عزوجل کی مرضی کے موافق ہوا۔ تو وہ کیسے کہہ سکتا ہے کہ میری مرضی اللہ عزوجل کی مرضی سے بہتر ہے۔ اگر وہ یہ کہے گا تو قریب ہے کہ اس پر اللہ عزوجل کا غضب ہو جو اس کے غضب سے بھی بڑھ کر ہو۔

(2) غصے کے وقت صورت بگڑنے کا سوچے کہ جب کوئی غصہ کرتا ہے تو غصے کی حالت میں اس کی شکل کس قدر بھیانک نظر آتی ہے اور غصے والے شخص کو کاٹنے والے کتے اور خون خوار درندوں کی طرح خیال کرے اور بردبار شخص کو انبیاء، اولیاء، علما اور حکما کی طرح خیال کرے، پھر اپنے نفس کو اختیار دے کہ وہ خود کو کتوں، درندوں، اور ذلیل لوگوں کو ساتھ تشبیہ دینا پسند کرے گا یا علما اور انبیاء کی سادات کے ساتھ تشبیہ دینا پسند کرے گا۔ اگر اس کے پاس کچھ عقل باقی ہو تو نفس ان نفوس قدسیہ کی طرف مائل ہو۔

سبق ۱۷

سوال ۶۹: تحمل مزاجی کسے کہتے ہیں نیز تحمل مزاجی پر ۲ احادیث لکھیں۔

جواب: تعریف:

غصہ پینے والے کو تحمل مزاجی کہتے ہیں۔

تحمل مزاجی کی فضیلت پر مشتمل 2 فرامین حدیث:

(1) پانچ کام انبیاء کرام علیہم السلام کی سنت ہیں۔
۱حیا ۲تحمل مزاجی ۳سینگی لگوانا ۴مسواک کرنا ۵خوشبو لگانا

(2) بے شک انسان بردباری کی وجہ سے روزہ دار اور شب بیدار کا درجہ پالیتا ہے اور کبھی پٹ دھرم اور سرکش لکھا جاتا ہے حالانکہ وہ اپنے اہل خانہ کے علاوہ کسی کا مالک نہیں ہوتا۔

سوال ۷۰: کون سے پانچ کام انبیاء کرام کی سنت ہے؟

جواب: اس سوال کا جواب اوپر ذکر کر دیا گیا ہے۔
۱حیا ۲تحمل مزاجی ۳سینگی لگوانا ۴مسواک کرنا ۵خوشبو لگانا۔

سوال ۷۱: حضرت اشج میں کون سی خصلتیں تھیں جو اللہ عزوجل کو پسند تھیں؟

جواب: حضرت اشج
سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے اشج تم میں دو عادتیں ایسی ہیں جو اللہ عزوجل اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) کو پسند ہیں۔ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں وہ دو عادتیں کون سی ہیں؟ ارشاد فرمایا:
بردباری اور وقار۔

سوال نمبر ۱: بردباری کے متعلق بزرگان دین کے دو اقوال لکھیں؟

جواب: امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: علم سیکھو اور علم کے لیے وقار اور بردباری اختیار کرو۔

امیر المؤمنین حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں: خیر اس چیز کا نام نہیں کہ تمہارا مال اور اولاد زیادہ ہو بلکہ خیر و برکت یہ ہے کہ تمہارا علم اور حلم زیادہ ہو اور اللہ عزوجل کی عبادت کے ساتھ لوگوں کے سامنے فخر نہ کرو۔ جب نیکی کرو تو اللہ عزوجل کا شکر ادا کرو اور جب گناہ سرزد ہو جائے تو اللہ عزوجل سے مغفرت طلب کرو۔

حضرت سید حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: عقل کا ستون بردباری ہے اور ہر تمام باتوں کا جامع ہے۔

سوال نمبر ۲: کامل مومن کی علامات لکھیں؟

جواب: حدیث پاک میں ہے المومن سریع الغضب سریع الرضا یعنی مومن کو غصہ جلد آتا ہے اور جلد ہی چلا جاتا ہے۔

سوال نمبر ۳: کینہ کے معنی اور اسکی وجہ سے پیدا ہونے والی برائیاں تحریر کریں؟

جواب: کینہ کا معنی ہے: دل کا کسی کو بھاری سمجھنا اور ہمیشہ کے لیے اس سے نفرت کرنا اور دشمنی رکھنا۔

کینہ کی وجہ سے پیدا ہونے والی آٹھ برائیاں

(1)	حسد	(5)	غلط باتیں منسوب کرنا
(2)	بغض و عداوت	(6)	مذاق اڑانا
(3)	قطع تعلقی	(7)	تکلیف پہنچانا
(4)	حقیر سمجھنا	(8)	حقوق کی ادائیگی نہ کرنا

Scanned with CamScanner

سوال ۲۵: فتح مکہ کے موقع پر حضور صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے کفار کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟

جواب: حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب مکہ فتح ہوا تو رسول اکرم شاہ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے بیت اللہ شریف کا طواف کیا اور دو رکعتیں پڑھ کر کعبۃ اللہ کے دروازے کی چوکھٹ پکڑ کر لوگوں سے فرمایا مَا تَقُولُونَ وَمَا تَظُنُّونَ؟ یعنی تم کیا کہتے ہو اور کیا گمان رکھتے ہو؟ لوگوں نے عرض کی: ہم کہتے ہیں، آپ ہمارے بھائی، چچا کے بیٹے اور مہربان و بردبار ہیں۔ لوگوں نے تین بار یہ بات کہی۔ رحمت عالم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں وہی کہتا ہوں جو حضرت یوسف نے کہا تھا!

ترجمہ کنز الایمان:

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: یہ سن کر لوگ اس طرح نکل پڑے جیسے قبروں سے اٹھے ہوں اور اسلام میں داخل ہو گئے۔

سوال ۲۶: نبوت کی وہ کونسی چار صفات تھیں جو حضرت ذوالقرنین کو عطا کی گئی؟

جواب: (۱) بدلہ لینے کی طاقت کے باوجود معاف کر دیتے
(۲) وعدہ کرتے تو پورا کرتے
(۳) گفتگو کرتے تو سچ بولتے
(۴) آج کا کام کل پر نہ چھوڑتے

Scanned with CamScanner

سوال 59 نرمی کی فضیلت پر 6 فرامین مصطفیٰ تحریر کریں؟

جواب: (1) نرمی برکت اور سختی نحوست ہے۔

(2) اطمینان اللہ عزوجل کی طرف سے ہے اور جلد بازی شیطان کی طرف سے ہے۔

(3) جو نرمی سے محروم کیا گیا وہ تمام بھلائی سے محروم کر دیا گیا۔

(4) اللہ عزوجل جب کسی گھر والوں کو پسند فرماتا ہے تو ان میں نرمی پیدا کر دیتا ہے۔

سوال 60: نرمی و سختی کے متعلق بزرگان دین کے 12 اقوال لکھیں!

جواب: حضرت سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ نرمی کیا ہے؟ انہوں نے کہا! آپ باوقار و بردبار ہیں اور حاکموں سے مہربانی والا معاملہ کریں۔ پوچھا: سختی کیا ہے؟ کہا! آپ کا اپنے امام اور ان لوگوں سے دشمنی رکھنا جو آپ کو نقصان پہنچا سکتے ہیں؟

حضرت سیدنا سفیانثوری رحمۃ اللہ علیہ اپنے ساتھیوں سے پوچھا: کیا تم جانتے ہو نرمی کیا ہے؟ انہوں نے کہا اے ابو محمد آپ ہی بتا دیں۔ فرمایا: حاضر کو ان کے موقع محل پر رکھنا نرمی ہے۔ سختی کی جگہ سختی نرمی کی جگہ نرمی تلوار کی جگہ تلوار اور کوڑے کی جگہ کوڑا ہونا چاہیے۔

Scanned with CamScanner

سوال ۶۴: بدگمانی، بدشگونی اور حسد سے بچنے کا طریقہ تحریر کریں؟

جواب: جب تمہارے دل میں بدگمانی آئے تو اسے سچ نہ جانو، جب کوئی بدشگونی لو تو اپنا کام جاری رکھو اور جب حسد پیدا ہو تو حد سے نہ بڑھو۔

سوال ۶۵: پچھلی امتوں کی بیماریاں حدیث مبارکہ کی روشنی میں بیان کریں؟

جواب: ایک مرتبہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عنقریب میری امت کو پچھلی امتوں کی بیماری لاحق ہوگی۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی: پچھلی امتوں کی بیماریاں کیا ہیں؟ ارشاد فرمایا: تکبر کرنا، اترانا، کثیر مال جمع کرنا، دنیا میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانا اور آپس میں بغض و حسد رکھنا یہاں تک کہ یہ سب حد سے بڑھ جائے گا اور پھر قتل عام ہوگا۔

سوال: کون سے لوگ حساب سے ۱ سال پہلے جہنم میں داخل ہونگے؟

جواب: حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چھ قسم کے لوگ ایک حساب سے پہلے ایک سال پہلے جہنم میں داخل ہو جائیں گے۔ عرض کی گئی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم وہ کون لوگ ہیں؟ ارشاد فرمایا:

(۱) امرا ظلم کی وجہ سے
(۲) عرب تعصب کی وجہ سے
(۳) سردار تکبر کی وجہ سے
(۴) تاجر خیانت کی وجہ سے
(۵) دیہاتی جہالت کی وجہ سے
(۶) علماء حسد کی وجہ سے

Scanned with CamScanner

سوال: حسد کی مذمت کے متعلق کوئی حکایت بیان کریں۔

جواب: منقول ہے کہ حضرت سیدنا عون بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ فضل بن مہلب کے پاس گئے وہ اس وقت عراق کے ایک شہر واسط کا حاکم تھا۔ فرمایا: میں تجھے کچھ نصیحت کرنا چاہتا ہوں۔ اس نے کہا وہ کیا؟ فرمایا: تکبر سے بچتے رہو۔ کیونکہ یہ پہلا گناہ ہے جس کے ذریعے اللہ عزوجل کی نافرمانی کی گئی۔ اور فرمایا خواہش سے بچتے رہو۔ کیونکہ اسی کے سبب حضرت سیدنا آدم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام جنت سے زمین پر بھیجے گئے۔ اللہ عزوجل نے انہیں ایسی جنت میں ٹھہرایا جس کی چوڑائی زمین و آسمان جتنی ہے۔ جو چاہتے اس میں سے کھائے سوائے ایک درخت کے جس سے اللہ عزوجل نے منع فرمایا تھا۔ پس خواہش نے سب آپ علیہ السلام نے اس سے کھا لیا تو اللہ عزوجل نے آپ کو جنت سے زمین پر بھیج دیا۔

63 سوال: حدیث مبارکہ کے مطابق 3 قسم کے جنتی کون ہیں؟

جواب: حدیث پاک میں ہے کہ

"اھل الجنہ ثلاثۃ المحسن والمحبُّ لہٗ والکافُّ"

جنتی تین قسم کے ہیں۔

i نیکی کرنے والا ii نیکوکار سے محبت کرنے والا iii اس سے اذیت کو دور کرنے والا۔

64 سوال: انبیاء کرام علیہم السلام خلفائے راشدین و آئمہ دین کی شہرت سے بڑھ کر تو کسی کی شہرت نہیں پھر ان حضرات کے متعلق گمنامی کی فضیلت کیوں مروی نہیں؟

جواب: مذموم وہ شہرت ہے جس کی چاہت کی جائے البتہ جو شہرت بغیر طلب کے محض اللہ عزوجل اپنے کرم سے عطا فرمادے وہ ہرگز مذموم نہیں۔ [illegible]

65 سوال: موجودات کی اقسام تحریر بیان کیجیے؟

جواب: (1) وہ موجود جو فی نفسہ تغیر کو قبول نہیں کرتا جیسے ذات باری تعالیٰ اور اس کی صفات (2) وہ موجود جو تغییر کو قبول تو کرتا ہے لیکن مخلوق اس کی حقیقت کو بدلنے پر قادر نہیں۔ جیسے آسمان، ستارے، فرشتے، جن، شیاطین پہاڑ، سمندر اور جو کچھ پہاڑ اور اور سمندروں میں ہے۔

(3) وہ موجود جس کا بدلنا بندے کی طاقت میں ہے جیسے زمین اور اس کے خزانے، نباتات، حیوانات، اور لوگوں کے دل، پس جس طرح انسانوں و حیوانوں کے جسم بدل سکتے ہیں ایسے ہی دل بھی اثر قبول کرتے ہیں۔

66

سوال: انسان کا اپنی مرضی کے مطابق تصرف کرکے غلبہ حاصل کرنا کتنی قسموں پر منقسم ہے وضاحت کیجیے؟

جواب انسان کا اپنی مرضی کے مطابق تصرف کرکے غلبہ حاصل کرنا 2 قسموں پر منقسم ہے۔

پہلی قسم اجساد دوسری قسم: ارواح

اجساد: اجساد سے مراد درہم و دینار اور دنیاوی سازو سامان ہے۔ انسان چاہتا ہے ان پر ایسا قادر ہو جائے کہ اپنی مرضی سے اٹھائے۔ گرائے جسے چاہے دے جسے چاہے روک لے۔ یہ بھی ایک قوت ہے۔ اور قوت کمال ہے اور کمال ربوبیت کی صفات میں سے ہے۔ اور ربوبیت طبعاً محبوب ہے۔

دوسری قسم ارواح: ارواح سے مراد انسانوں کے نفوس اور ان کے قلوب ہیں۔ اور یہ روئے زمین کی تمام چیزوں سے اعلیٰ و نفوس ہیں۔ لہٰذا انسان ان پر قدرت و غلبہ چاہتا ہے۔ تاکہ یہ اس کے لیے مسخر ہو کر اس کے اشارے و ارادے کے تابع ہو جائیں۔ یہ چاہت اس وجہ سے ہے کہ اس میں کمالہ غلبہ اور ربوبیت کی صفات کے ساتھ مشابہت ہے۔

Scanned with CamScanner

سوال: ریاکاری کی تعریف وحکم بیان کرتے ہوئے حضرت علی کے قول کے مطابق ریاکاری کی نشانیاں بیان کریں؟

جواب: اللہ پاک کی رضا کے علاوہ سستی اور ارادے سے عبادت کرنا ریاکاری کہلاتا ہے۔ گویا عبادت سے بے غرض ہوکر لوگ اس کی عبادت پر آگاہ ہوں تاکہ وہ ان لوگوں سے مال بٹورے یا لوگ اس کی تعریف کریں یا اسے نیک آدمی سمجھیں یا اسے عزت وغیرہ دیں۔

حکم: ریاکاری حرام ہے اور ریاکار پر اللہ عزوجل کا غضب ہوتا ہے۔

امیر المؤمنین حضرت سیدنا علی المرتضی کرم اللہ وجہہ الکریم نے فرمایا: 'ریاکار کی تین نشانیاں ہیں'۔

(1) تنہائی میں سستی کرنا۔
(2) لوگوں کے سامنے چست رہنا۔
(3) جب اس کی تعریف کی جائے تو زیادہ عمل کرتا ہے اور مذمت کی جائے تو عمل میں کمی کرتا ہے۔

سوال: ریاکاری کے کتنے ارکان ہیں؟

جواب ریاکاری کے تین ارکان ہیں۔

(1) ریاکاری کا قصد
(2) جس چیز کے ذریعے ریاکاری کی جاتی ہے
(3) جس کے لیے ریاکاری کی جاتی ہے۔

Scanned with CamScanner

سوال: دل میں پیدا ہونے والی ریاکاری کے خطرات بیان کرتے ہوئے ریاکاری کو دور کرنے والے امور بیان کیجیے؟

جواب: دل میں پیدا ہونے والی ریاکاری کے تین خطرات ہیں. کبھی تینوں ایک وقت حملہ کرتے ہیں اور کبھی بالترتیب یکے بعد دیگرے۔ خطرات یہ ہیں.

(1) فی الحال لوگوں پر عبادت ظاہر ہونے کا علم ہونا اور فراغت کے بعد یہ امید رکھنا کہ لوگ اس پر مطلع ہوں.

(2) نفس کا یہ امید کرنا کہ لوگ اس کی تعریف کریں اور لوگوں میں اس کا مقام و مرتبہ ہو.

(3) نفس کا اس خواہش و رغبت کو قبول کرنا اور دل پر اس خیال کا جم جانا.

=> پہلے خطرے کو معرفت، دوسرے کو خواہش و رغبت اور تیسرے کو عزم و ارادہ کہتے ہیں.

ریاکاری کو دور کرنے والے تین امور:

(1) اس کی آفات کی معرفت و پہچان

(2) اس سے نفرت و کراہیت

(3) انکار

Scanned with CamScanner

سوال :۔ واعظ کس کہتے ہیں نیز ؟ کون واعظ و نصیحت کرے کون نہیں ؟

جواب :۔

واعظ تو اسے کہتے ہیں جو اپنے کلام اور ظاہری صورت کے ذریعے دنیا سے بے رغبتی اور آخرت کی رغبت دلائے۔

وعظ و نصیحت کرنے میں بڑا خوف اور فتنہ ہے۔ اس کا بھی وہی حکم ہے جو حکمرانی کا ہے۔ لہٰذا واعظ، نصیحت سے جس کی نیت صدر و منزلت کی چاہت، دین کے بدلے مال حاصل کرنا، اور شہرت چاہتا ہو اسے چاہیے کہ وہ خواہش کی مخالفت کرے حتیٰ کہ اس کا نفس پاک صاف ہو جائے۔ دین کے معاملے میں پختہ ہو جائے اور اسے اپنے نفس پر فتنے کا خوف نہ رہے۔ تو اب وعظ و نصیحت کرنے کی طرف لوٹ جائے۔

Scanned with CamScanner

39

سوال: کسب افضل ہے یا ذکر الٰہی میں مشغولیت نیز علامات اخلاص بیان کیجیے؟

جواب: اس سلسلے میں علما کا اختلاف ہے کہ کسب افضل ہے یا ذکر الٰہی میں مشغولیت۔

ایک گروہ کا کہنا ہے: جب دنیاوی آفات سے بچتے ہوئے اس میں سے حلال حصہ حاصل کیا جائے، پھر اسے صدقہ کیا جائے تو یہ دیگر عبادات و نوافل میں مشغول رہنے سے افضل ہے۔

دوسرے گروہ کا کہنا ہے: کہ اللہ عزوجل کے ذکر پر ہمیشگی اختیار کرنا افضل ہے اور لین دین اللہ عزوجل کے ذکر سے غافل کر دیتا ہے۔

علامات اخلاص:

پہلی علامت: یہ ہے کہ اگر اس کے سامنے ایسا شخص آجائے جو اس سے اچھا وعظ کرنے والا ہو یا اس سے زیادہ علم رکھنے والا اور لوگوں میں زیادہ مقبول ہو تو اس (عالم یا واعظ) کو خوشی ہو۔ اس سے حسد نہ ہو۔

دوسری علامت یہ ہے کہ جب کوئی اعلیٰ عہدیدار اس کی مجلس میں آجائے تو اس کی وجہ سے اس کی گفتگو میں کوئی فرق نہ آئے بلکہ جیسے پہلے تھا اسی حال پر رہے اور تمام لوگوں کو ایک ہی نگاہ سے دیکھے۔

تیسری علامت یہ ہے کہ وہ اس بات کی چاہت نہ رکھے کے لوگ راستے اور بازار میں اس کے پیچھے پیچھے چلیں۔

11/02/2024
بروز: اتوار

تمت بالخیر 30 رجب الشریف 1445ھ